3(23)
CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

आखिरी यादगार नादिर शाह

آخری یادگار نادر شاہ

مصنف

آقائے سعید نفیسی

सुलतान महमूद

مترجم

سلطان محمود

नसीम बुक डिपो,

Channel eGangotri Urdu

लखनऊ

उ०
26

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

آخر من یادگار نادر شاہ

مصنّف

آقائے سعید نفیسی

مترجم

سلطان محمود

مع

تشریح ڈرامہ — تاریخ ڈرامہ — مقصد ڈرامہ

اور

ا، ے، ن، ش

کا

تاریخی پس منظر

30

26

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

قیمت ... آٹھ آنے ۸؍

ناشر

نسیم بکڈپو لکھنؤ

فون نمبر ۴۵۵۹

ناشر: عزیز الرحمن

پرنٹر: تنظیم پریس لکھنؤ

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

میں اپنی اس اولین کاوش کو اپنے پدرِ بزرگوار کے
نامِ اقدس سے معنون کرتا ہوں جن کے زبردست ایثار
اور پیہم قربانیوں نے مجھے آج اس قابل بنایا کہ میں
ادب کی خدمت کے مقدس جذبات اپنے دل میں پرورش
کر سکوں۔

"سلطان محمود"

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

عرضِ حال

آخرین یادگارِ نادر شاہ جن پاک سرشت اور مقدس جذبات کا مرقع ہے اس کے بارے میں اظہارِ خیال کرنا گویا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ عرصۂ دراز سے میرے دماغ میں یہ خیال چکر لگا رہا تھا کہ آقائے سعید نفیسی کا یہ غیرت دلانے والا پیغام کسی طرح مجموعی طور پر ہندوستانیوں تک پہونچ جاتا تو بہتر تھا، اس ترجمہ میں ڈرامائی کیفیت پیدا کرنے کی غرض سے کہیں کہیں پر اصل سے آزادی حاصل کر لی گئی ہے مگر یہ خیال خاص طور پر ملحوظ رہا کہ یہ ترجمہ طلباء کا بھی معاون ثابت ہو سکے اس لئے زیادہ تر لفظی ترجمہ پر ہی اکتفا کی گئی ہے، اس ترجمہ میں میری جو رہنمائی جناب مسعود الحسن رضوی صدرِ شعبہ اُردو فارسی لکھنؤ یونیورسٹی نے فرمائی اس کا میں دلی طور پر مشکور ہوں۔

موضوع سے طلبا کی بے گانگی رفع کرنے کی غرض سے لفظ ڈرامہ کی مناسب تشریح اور "ڈرامہ" کے ارتقائی پس منظر کا مختصر حوالہ ضروری سمجھا جس میں بیشتر جناب عبدالقوی فانی صاحب پروفیسر لکھنؤ یونیورسٹی کی اعانت ہے جس کا میں تہِ دل سے ممنون ہوں۔

میں اپنے دوست عزیز الرحمٰن اور اخلاق رسول صاحب اور اپنے برادران جناب رفیق شاہ آبادی، جناب عبدالغفور اور بشیر احمد صاحب کا

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

تہ دل سے مشکور ہوں جن کی گراں مایہ مدد ہی کے باعث یہ کتاب وجود میں آسکی اور ہاں ٹھیک یاد آیا چلتے چلتے اپنی عزیز بہن کا بھی شکریہ ادا کر دوں کیوں کہ اُن کا احسان ناقابل فراموش ہونے کے باوجود ذہن سے اتر جاتا ہے جن کا نام اقدس درج کرنے کے لئے کوئی جگہ بھی ایسی ہی اشرف ہونا چاہیئے اس بے مایہ کتاب کو کہاں یہ شرف۔

"س ام"

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

کام کی باتیں

کسی زبان کی نمو کا دارومدار انسانی کوششوں پر مبنی نہیں، ہر زبان باقتضائے وقت خود بڑھتی پھولتی پھلتی پروان چڑھتی ہے اور فی زمانہ اس میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ رسل و رسائل میں سہولتوں کے وقوع پذیر ہونے کے باعث اقوام عالم کے باہمی تعلقات اور میل جول اصنام عالم کی معاشرتی حالت اور اخلاقی کیفیات پر جس قدر اثر انداز ہوا ہے اسی کے ساتھ ساتھ مختلف ممالک کی زبانیں بھی اثر پذیر ہو چکی ہیں اور اسی چیز کے زیر عاطفت مغربی تمدن کے اثر سے زبان فارسی کا پاک رہنا قطعاً ناممکن تھا بنابریں ایران کی مروجہ زبان اور اس کے درسیات متداولہ میں ایک وسیع خلیج حائل ہو چکی ہے اختلاف تلفظ ہی نہیں بلکہ سائنس کی ایجاداتِ نو اور مغربی تہذیب کے زیر سایہ ایسے سیکڑوں جدید الفاظ اور محاورے معرض وجود میں آ چکے ہیں جو زبان حال میں مروج ہیں جن کی ترکیب اور الفاظ کی بندش کا سمجھنا اگر ناممکن نہیں تو وقت طلب ضرور ہے۔

چونکہ ہمارے اس بدنصیب ملک میں لوگ جدید فارسی سے چنداں آشنا نہیں۔ اس لئے اس بات کی اہم ضرورت ہے کہ قدیم فارسی کے دوش بدوش جدید فارسی کی تعلیم کا بھی انتظام ہو ورنہ پھر فارسی کی تعلیم اور

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

تحصیل کا مطلب حذف ہو جاتا ہے، ظاہر ہے کہ اگر اکتساب علم محض کاغذی پیرہن تک محدود رہے اور ان حدود سے نکل کر ہماری عملی زندگی میں عمل پیرانہ ہو سکے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ ہماری تعلیم کا مقصد نامکمل رہ گیا۔

کسی ملک کی زبان اور اس کی معاشرت میں جو گہرا تعلق ہوتا ہے اسکے تناسب سے زبان فارسی کے یہ تغیرات جو گذشتہ دو صدیوں میں نمو پذیر ہوئے ہیں، اس کی اہمیت ایک نقاد کے نقطۂ نظر سے یوں لکھی ہے کہ "ایران کی سوسائٹی کے معاشراتی مراتب کے لحاظ سے وہاں کے تعلیمیافتہ اور جاہل، شائستہ اور غیر شائستہ، ادنیٰ و اعلیٰ، پیشہ ور غیر پیشہ ور کی معاشرتی اور اخلاقی کیفیات میں عموماً جو فرق ہوتا ہے وہ اس میں صاف ظاہر ہے اور وہاں کے عوام الناس کی زندگی کی اجمالی صورت کا ایک خاکہ سا پیش نظر ہو جاتا ہے۔

ڈرامہ

ڈرامہ کے لغوی معنی "عمل" کے ہیں، لفظ "ڈرامہ" یونانی زبان کے ایک ایسے لفظ سے مشتق ہے جس کے معنی "کرنا" کے ہیں، اس لفظ کا اطلاق فن ادب کی ان تصانیف اور تالیفات پر ہوتا ہے جن میں کوئی ایسا افسانہ یا واقعہ قلم بند کیا گیا ہو کہ اگر افسانے یا واقعہ کے افراد کے بجائے کچھ اور اشخاص عملاً وہی کام کر کے دکھائیں اور وہی نقل و حرکت لب و لہجہ اور لباس وغیرہ اختیار کریں جو افراد قصہ سے متعلق ہے تو افسانہ یا واقعہ کے جملہ مناظر ہو بہو آنکھوں کے سامنے پھر جائیں، ڈرامہ کی

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

کئی قسمیں ہیں اور ان قسموں میں باہمی تفریق یہ ہے کہ افراد مجلس کے جداگانہ ہونے کے علاوہ طرز ادا بھی مختلف ہوتا ہے، مگر ان سب میں عمل و طریق کی وہ خصوصیات ضرور موجود ہوتی ہیں جو ڈرامہ کا طرۂ امتیاز ہیں، یعنی اصلی افعال و حرکات و سکنات کی ہو بہو نقل، بالفاظ دیگر تحریر اور تقریر کے ذریعہ معاشرتِ انسانی کی مختلف کیفیتیں ایسے طرز ادا سے دکھانا جس سے واقعات کی تفصیل اور افراد قصہ کی پوری حالت کا نقشہ لوگوں کے سامنے کھنچ جائے فن ڈرامہ کہلاتا ہے۔

اس فن کو عربی اور فارسی میں تمثیل، تعلید یا فن تشبیہ اور سنسکرت میں ناٹک کہتے ہیں اسٹیج کو عربی میں مرشح مضطبہ اور فارسی میں مضطبۂ تمثیل یا ستکو کہتے ہیں، اسٹیج منیجر یا ڈائرکٹر کو عربی میں مدیر المضطبہ اور فارسی میں استاد کے نام سے یاد کرتے ہیں ایکٹ یعنی ڈرامہ کے باب کو فارسی میں مجلس کہتے ہیں، تھیٹر یعنی مخصوص عمارت کو عربی میں ملحی۔ تیاتر اور فارسی میں تیاتر اور تماشہ خانہ کہتے ہیں۔

ڈرامہ کا مقصد

فارسی ڈرامہ نویسی کے جد امجد قاپودان مرزا فتح علی تھے جنھوں نے ترکی زبان میں سب سے پہلے جدید طرز کے ڈرامے تصنیف کر کے کتابی صورت میں "تمثیلات قاپودان مرزا فتح علی اخون زادہ" کے نام سے شائع کئے اپنی تمہید میں ڈرامہ کو اس طرح بیان کرتے ہیں۔

" انسان کی طبیعت میں دو قوائے مختلف ودیعت ہیں، اول غم اور

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

دوسرے خوشی، رونا غم کی علامت ہے اور ہنسی کا باعث خوشی ہوتی ہے، کبھی مصیبتوں کے نازل ہونے اور کبھی خوشیوں کے صادر ہونے کو، غرض انسان کے مزاج کی ان کیفیتوں کو تحریر اور تقریر سے ظاہر کرتے ہیں اور ان کیفیات کے اظہار کے لئے خاص اور موزوں الفاظ منتخب کر دیئے گئے ہیں، بسا اوقات کسی مصیبت کو ایسے نامناسب طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ آدمی اس سے اثر پذیر نہیں ہوتا، لیکن اگر اسی حادثہ کو عمدہ اور نمایاں نشان طریقہ پر واضح کیا جائے تو بدرجہ اکمل اثر انداز ہوسکتا ہے

ایرانی ڈرامہ

ایران میں قدیم ڈرامہ کے وجود کا پتہ نہیں ہے مگر دور اسلامی میں دو قسم کے ڈرامے پائے جاتے ہیں ایک کا تعلق مذہب سے ہے جو بطور تمثیل وضع نہیں کیا گیا بلکہ اس کا محرک مذہبی جذبہ ہے اور دوسرے کو "نقل" کہنا زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ بحالت موجودہ ڈرامہ کی دو صورتیں ہوسکتی ہیں تمثیل انفرادی ڈرامہ کی اس شاخ میں ایک شخص واحد کسی واقعہ یا نظم کو اس طرح بیان کرتا ہے گویا تمام واقعہ ناظرین کی آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہے جس کی بابت شمس العلما، مولوی محمد حسین آزاد صاحب فرماتے ہیں " ایران کے بازاروں اور اکثر قہوہ خانوں میں ایک شخص نظر آئے گا کہ سرو قد کھڑا داستان کہہ رہا ہے اور لوگوں کا انبوہ اپنے ذوق و شوق میں مست اسے گھیرے ہوئے ہے وہ ہر مطلب کو نہایت وضاحت کے ساتھ نظم و نثر سے مرصع کرتا ہے اور صورت ماجرا کو اس طرح بشری سے ادا

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

کرتا ہے کہ سماں باندھ دیتا ہے، کبھی ہتھیار بھی سجائے ہوتا ہے، جنگ کے معرکہ یا غصہ کے موقع پر شیر کی طرح بپھرا کھڑا ہوتا ہے، خوشی کی جگہ اس طرح گاتا ہے کہ سننے والے وجد کرتے ہیں، غرضکہ غیظ و غضب عیش وطرب یا غم و الم کی تصویر فقط اپنے کلام سے ہی نہیں کھینچتا بلکہ خود اس کی تصویر بن جاتا ہے لا اسے حقیقت میں بڑا صاحبِ کمال سمجھنا چاہیئے، کیونکہ اکیلا آدمی ان مختلف کاموں کو پورا پورا ادا کرتا ہے جو کہ تھیٹر میں ایک جماعت کے متعلق ہے ان لوگوں کو "قصہ خواں" کہتے ہیں یہ قصہ خواں ایران کی تقاریب اور شادی وغیرہ کے موقعوں پر جزو محفل سمجھے جاتے ہیں انکے علاوہ ایک اور قسم بھی ہے جو روضہ خواں کہلاتے ہیں، اپنے فن کے یہ ماہرین محرم کے ایام میں واقعات کربلا کو مجالس عزا میں اس طرح بیان کرتے ہیں کہ امام مظلوم کے مصائب کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے اور تمام اہل مجالس آہ و بکا اور نوحہ میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

تمثیل مجلسی :- (۱) تماشا۔ ایران میں ایک جماعت موسوم بہ تماشاچی نے ملک میں جا بجا گشت کر کے کسی قصہ، واقعہ یا اشخاص واقعہ کی نقل اتار کر اس کو سنانا یا مشتہر کرنا اپنا پیشہ بنالیا ہے، یہ اپنے دوران تماشہ میں حاضرین کو محظوظ کرنے کے لئے بازی گر اور مداری کے کھیلوں کو بھی شامل کر لیا کرتے ہیں۔

(۲) تعزیہ۔ ہندوستان میں تعزیہ سے مراد جناب سید الشہداء کے روضۂ اطہر کی نقل ہے مگر ایران میں اس کا مفہوم واقعات کربلا کی نقل

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

اُتارنا ہے ایسی جماعت کو مجلس تعزیہ یا تماشائے تعزیہ کہتے ہیں جس میں لوگ شہدائے کربلا کی شبیہہ بنتے تھے، رفتہ رفتہ یہ چیز ڈراموں میں تبدیل ہوگئی، اس ڈرامہ کا اسٹیج جس کو سکّو کہتے ہیں ایک چبوترہ ۸۰×۳۰ فٹ کا ہوتا ہے جس کے چاروں طرف نقل و حرکت کے لئے ۱۰ فٹ کا راستہ چھوڑ دیتے ہیں، سین اور پردوں وغیرہ کا استعمال نہیں ہوتا، اس کے نظارے کے لئے دونوں جنسوں کے افراد جوق جوق آتے ہیں اور چبوترہ کے گرد بیٹھ جاتے ہیں۔ اس کی ابتدا توپ کے دغنے سے ہوتی ہے جس کے بعد بہشتیوں اور سقّوں کے غول کے غول پانی کی مشکیں بھرے بیا ولب تشنہ کربلا کے نعرے لگاتے ہوئے داخل ہوتے ہیں۔

ملائکہ، انبیاء اور خواتین حرم کے مثل نقاب پوش ہوتے ہیں، اس جاں گداز نظارہ کو دیکھ کر حاضرین پر اس قدر رقت طاری ہوتی ہے کہ نوحہ وبکا، ماتم، سینہ زنی اور ہائے حسین وائے حسین کی آوازوں سے آسمان ہل جاتا ہے اور جو لوگ شمر و یزید کا پارٹ ادا کرتے ہیں اکثر پٹتے پٹتے جان بحق تسلیم ہو جاتے ہیں لہذا احتیاطاً اس غرض کے لئے قیدی طلب کر لئے جاتے ہیں، لڑکوں اور عورتوں کا پارٹ بچے اور نو عمر لڑکے ادا کرتے ہیں متمول اور رئیس زادے بھی تبرکاً اس میں حصہ لیتے ہیں اس میں کوئی بندش نہیں ہوتی استاد (ڈائرکٹر) کے بتانے پر عمل پیرا ہوتا ہے اور بھول جانے پر لکھا ہوا پارٹ اکثر نکال کر دیکھ لیا جاتا ہے، یہ تعزیہ باقاعدہ تصنیف نہیں کئے جاتے۔ محرم الحرام کی پہلی دس راتوں میں پرسوز

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

مناظر پیش کئے جاتے ہیں، جن کے لئے عوام و اکابر مملکت اپنے محلوں اور مسجدوں کے صحن میں خاص اہتمام کرتے ہیں، عوام الناس اس کے لئے بڑے بڑے چندے جمع کرتے ہیں اور بڑی سرگرمی سے اس میں حصّہ لیتے ہیں، سلطنت کی طرف سے بھی اس کا خاص انتظام کیا جاتا ہے اور بیرونی ممالک کے سفیر، معززین اور حکام سلطنت سرکاری حیثیت سے اس میں مدعو ہوتے ہیں۔

فارسی ڈرامہ

سنہ ۱۸۷۰ء میں شاہ کجکلاہ فتح علی قاچار کے بیٹے جلال الدین مرزا نے نامہ خسرواں کی شکل میں تاریخ ایران تصنیف کی اور اس کا ایک نسخہ مرزا فتح علی کو طفلس روانہ کیا۔ میرزا موصوف نے اظہار تشکر کے طور پر اپنی کتاب مجموعۂ تمثیلات ارسال کی اور یہ خواہش ظاہر کی کہ انکا ترجمہ فارسی زبان میں ہو جاتا تو بہتر تھا، علم دوست شاہزادہ کے حلقہ احباب میں ایک صاحب علم مرزا محمد جعفر قراچہ داغی بھی ملازم تھے انھوں نے ان تمثیلات کے ترجمہ کا بیڑا اٹھایا اور سنہ ۱۸۷۲ء میں "ملا ابراہیم کیمیاگر" کا پہلا ترجمہ مکمل ہوا مگر اپنے مربی شاہزادۂ ممدوح کے انتقال سے مرزا جعفر کو سخت مصائب سے دوچار ہونا پڑا مگر بڑی اولوالعزمی کے ساتھ انھوں نے اپنے کام کو انتہا تک پہنچا دیا اور چھ تمثیلوں کو سلیس فارسی میں منتقل کرکے ایک ہی جلد میں شائع کیا

مرزا جعفر کا وطن قراچہ داغ تھا ۱۸۳۲ء میں ولادت ہوئی اور ۱۸۸۶ء

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

میں انتقال فرما گئے تا زیست زمانہ کی ناقدردانی کا شکار رہے مگر استقلال کے ساتھ تمام مشکلات کا سامنا کرتے رہے ان کے یہ دیرانہ اقدام آخر رنگ لائے اور ان تمثیلوں کے شایع ہوتے ہی اہل ایران کو بھی فن ڈرامہ کی ترویج و ترقی کا شوق ہوا اور تھوڑے ہی عرصہ میں بہت سے ڈرامہ شایع ہو گئے۔ رفتہ رفتہ اس فن نے یہاں تک ہر دل عزیزی حاصل کی کہ مردوں کے علاوہ خواتین نے بھی اس میدان میں قدم رکھا اور پھر اس حد تک ترقی ہوئی کہ ان ڈراموں میں ایران کی معاشرتی حالات کی عکاسی ہونے لگی حتیٰ کہ بعض ڈرامہ ایرانی حکومت کے مصائب اور رشوت ستانی کے سربستہ رازوں کے حامل ہیں اور ان میں سلطنت کی جملہ خامیوں اور نقائص کا ایک خاکہ کھینچ کر اس کی کافی وضاحت کی گئی ہے۔

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

آخرین یادگارِ نادر شاہ

کے افراد

اللہ یار بیگ :۔ نادر شاہی افواج کا منصب دار (اکیسو بیس ۱۲۰ سالہ)

اردشیر بیگ :۔ اللہ یار بیگ کا لڑکا (پچاس سالہ)

فلک ناز :۔ اردشیر کی لڑکی اللہ یار کی پوتی (بیس ۲۰ سالہ)

میرزا مسیح :۔ قراچاداغی حکیم (ساٹھ سالہ)

اللہ یار بیگ :۔ بڈھا پھوس مگر چہرہ پر جلال طاری ہے اور ایک خاص وقار ٹپک رہا ہے۔

اردشیر بیگ :۔ جوانی کے دَور سے تجاوز کر چکا ہے، لیکن جوانی کا خون اب بھی رگوں میں دوڑ رہا ہے چہرہ پر غیر معمولی رعب کے علاوہ راست بازی نیک نیتی اور فرمانبرداری کے نشان ہویدا ہیں۔

فلک ناز :۔ حسین لڑکی دوشیزگی میں لپٹی ہوئی عفت آبی کا مجسمہ معلوم ہوتی ہے۔

مرزا مسیح :۔ ایک پختہ کار اور شاطر حکیم۔

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

یہ واقعہ روس اور ایران کی جنگ کے دوران میں وقوع پذیر ہوتا ہے، ایک کمرہ ہے جس کے داہنی جانب اور بائیں پہلو پر دروازے ہیں دوسرا دروازہ شمال کی جانب ہے، داہنی جانب ایک قالین فرش پر بچھی ہے، جس پر ایک بستر خوابی لگا ہے، بائیں جانب ایک دوسری قالین ہے جس پر ایک دو پشتی قالین بچھا رکھی ہے، کمرہ کے فرش پر ایک قالین بچھا ہے اور ایک صندوق سامنے سے کچھ ہٹ کر رکھا ہے

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

پردۂ اول

اللہ یار بیگ ـــ فلک ناز ـــ اور بعد میں اردشیر بیگ

اللہ یار سستی اور تھکاوٹ کے کمال اظہار کے ساتھ قالین کی طرف نظر کیے کمرہ کے داہنی طرف بیٹھا ہے، فلک ناز بھی اس کے داہنی جانب بیٹھی ہے۔

اللہ یار بیگ :۔ فلک ناز تیرا باپ کہاں ہے، آدھ گھنٹہ سے میں اس کا منتظر ہوں اور وہ ابھی تک نہیں آیا، کھانے پر بھی موجود نہ تھا۔ مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ اس وقت نہ آوے جب تیر کمان سے نکل چکا ہو

فلک ناز :۔ دادا جان، آپ متفکر نہ ہوں، وہ اب آنے ہی والے ہیں، آپ تو خود جانتے ہیں کہ وہ ہر روز دوپہر سے قبل ہی گھر آجاتے ہیں، آج شاید کسی ضروری کام میں پھنس گئے کہ کھانے پر بھی نہ آسکے اور ابتک غیر حاضر ہیں، دادا جان! میرے اچھے دادا! اللہ مجھے بتائیے کہ آپ اس قدر متفکر کیوں ہیں، صبح سے آزردہ خاطر اور مضمحل ہونے کا سبب مجھ سے بھی تو کہئیے، آپ تو ہمیشہ اچھی اچھی باتیں کیا کرتے تھے اپنے پرانے سفر اور قدیم جنگوں کے دلچسپ واقعات سنایا کرتے تھے، آپ ہی کی تو دلکش باتوں سے کبھی بھی مجھے اپنی تنہائی کا احساس نہیں ہوا، آج کیا بات ہے کہ آپ کچھ پریشان سے نظر آتے ہیں، آپ کو خدا کی قسم کچھ تو کہئیے تاکہ مجھے بھی تو معلوم ہو کہ

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

کیا بات ہے، آپ کا مغموم چہرہ آپ کے دلی درد وکرب کا ترجمان ہے اور یہی پریشانی میرے صبر وسکون کو فنا کر رہی ہے۔

اللہ یار بیگ :۔ عزیز بچی میری پر آرام زندگی کی تاریکیوں میں صرف تیرا ہی وجود میرے لئے روشنی ہے، تو خود جانتی ہے کہ اب میرے پاس دولت ہے نہ شان وشوکت جس کی رنگینیوں میں اپنے رنج وغم کو بھول جاؤں، میری بچی چالیس سال ہاں ہاں چالیس کا زمانہ گذرا جب سے میں تبریز میں مقیم ہوں تو کیا جانے کہ میرا ماضی کس قدر شاندار اور مسرت خیز تھا، میرا خیال ہے کہ آج پھر زمانہ مجھے اس بات کا موقع دے رہا ہے کہ میں ایک بار اور میدان جنگ میں اپنے بازو بلند کروں اور اپنے ان کمزور اور مجہول ہاتھوں کو دشمنوں کے خون سے رنگوں، اس وقت جب کہ تیری دادی اور تیری حسین ماں حیات تھی تو یقیناً میرے ایسے شخص کو جس نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ جنگ اور وہ بھی نادر شاہی جنگ میں صرف کیا ہو اس کے لئے یہ ضروری تھا کہ اپنی زندگی کے آخری لمحات سکون سے گوشۂ عافیت میں گذارتا اور اپنے فرشتہ خصلت بچوں کو اپنے گرد جمع کر کے گذشتہ واقعات عظیم، عظیم واقعات ـــــ مگر دل شکن حادثات کو اپنے لڑکوں اور عزیز بچوں کے سامنے بیان کرتا، لیکن اب سے پانچ سال قبل جب کہ موت کے بے رحم ہاتھوں نے ہماری زندگی کے اس پر سکون دور کو ختم کر دیا اور اس کے سخت گیر ہاتھوں نے تیری دادی اور تیری ماں کو

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

ہم سے چھین لیا اسی وقت سے میری تمام خوشی، میری بے رونق آنکھوں کے نور یعنی تو اور تیرے باپ تک محدود ہو گئی، بس مجھے اگر کوئی رنج ہے بھی تو یقین رکھ کہ اس کو تو یا تیرے باپ سے کوئی تعلق نہیں، وہ کونسا ایسا باپ ہوگا جو اپنے مہربان اور فرمانبردار بیٹے کی جانب سے دل میں ذرا بھی میل رکھے، میری ننھی تو آرام کر —— تم ہی لوگ میری اُمید کی آخری کرن ہو اور میں اس بات کا منتظر ہوں کہ تمہارے پاس زندگی کی آخری سانس لوں، مگر نہیں شاید یہ آرزو تم سے دور ہو کر پوری ہو گی، لیکن یقین رکھ کہ وہ آخری عکس جو ان تاریک آنکھوں میں باقی رہ جائے گا وہ تیرے اس دل نواز چہرہ کی وفاشعاری اور پر خلوص محبت کا نقش ہوگا، لیکن نہیں —— میں اب نہیں چاہتا کہ اس قدر جلد مر جاؤں، ہاں اگر دو چار روز قبل یہ سانحہ پیش آتا تو شاید میں انتہائی خوشی کے ساتھ اس کو قبول کر لیتا، لیکن آج میری خواہش ہے کہ میں چند روز اور جیوں —— ہاں ہاں میں چاہتا ہوں کہ کچھ دن اور زندہ رہوں تاکہ اس جنگ کا بھی انجام دیکھ سکوں اور یہ آخری خوشی بھی اپنے ساتھ قبر میں لیتا جاؤں۔

فلک ناز :- دادا جان آپ یہ کیا تعجب خیز باتیں کر رہے ہیں ——

جنگ! کیا پھر جنگ چھڑ گئی، اب میں ضبط کا یارا نہیں رکھتی —— جس روز سے کہ میں سن بلوغ کو پہونچی ہوں اس وقت سے آج تک ایک لمحہ بھی سکون نہیں نصیب ہوا مسلسل حوادث سے دوچار رہی، کبھی گرجی

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

کبھی نہ، آج کرد توکل کوئی اور غرض ہر روز ایک نیا فتنہ کھڑا رہتا ہے اور آج پھر آپ بدقسمتی کی خبر سنا رہے ہیں، آپ کو خدا کی قسم مجھے کچھ بتائیے آخر مجھے بھی تو معلوم ہو کہ کیا بات ہے میں خوف سے پاگل ہوئی جاتی ہوں

اللہ یار بیگ :۔ نہیں بیٹی تو خوف کیوں کرتی ہے، ہم سے کسی کو کیا واسطہ۔ الحمدللہ ہماری فوجیں قوی اور تجربہ کار ہیں اور ہم ان کے باپ کو بھی نہ چھوڑیں گے ابھی نادر شاہی رعب اُن کے دلوں پر مسلط ہے، ابھی لوگوں کے دلوں میں خراسان، بغداد اور گرجستان کی گذشتہ جنگ کے خوں چکاں واقعات تازہ ہیں ابھی ہمارے ہاتھوں میں تلوار اور ہمارے بازوؤں میں طاقت ہے ـــــ اور ابھی تو میں زندہ ہوں جبتک میرے ہاتھ جسم سے جدا نہ ہو جائیں اپنے پیارے وطن کی مقدس سرزمین کو دشمنوں کے ناپاک قدموں سے ہرگز ہرگز نہ پایال ہونے دونگا تو آرام کر اور مطمئن رہ

(اس دوران میں اردشیر بیگ کے قدموں کی چاپ بائیں جانب سے سنائی دیتی ہے)

اچھا، تیرا باپ آگیا، تو جاکر آرام کر تاکہ میں اس سے کچھ باتیں کرلوں

(اردشیر بیگ داہنی طرف سے داخل ہوتا ہے اور باپ، بیٹی کے داہنی طرف جاتا ہے)

اردشیر بیگ :۔ ابا میاں، سلام علیکم، آپ شاید میرا انتظار کر رہے ہیں تاخیر

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

کی معافی چاہتا ہوں، میں صبح مسجد میں گیا تھا وہاں تمام احباب جمع تھے دو ہفتہ قبل روسیوں نے جو اعلان جنگ کیا تھا اس پر تبصرہ ہو رہا تھا چونکہ موضوع اہم تھا اس لیے گفتگو نے کچھ طول کھینچا اور میں جب بھی اُٹھنا چاہتا میرا دل نہ مانتا تھا۔

اللہ یار بیگ :۔ نہیں بیٹے ہمارے انتظار کا کیا مضائقہ، بس میں یہ چاہتا تھا کہ ذرا جلدی آ جاتے کیوں کہ میں بھی تم سے اس باب میں گفتگو کرنا چاہتا ہوں اب بھی کافی وقت ہے اور مفصل گفتگو کی جا سکتی ہے پہلے یہ بتاؤ کہ مسجد میں کیا گفتگو رہی اور تازہ خبر کیا ہے۔

اردشیر بیگ :۔ سب لوگ کہہ رہے تھے کہ اعلان جنگ دو ہفتہ قبل دارالسلطنت پہونچ چکا ہے عالی جاہ نے لاکھ کوشش کی روسی اعلان جنگ واپس لے لیں مگر بے سود، روسی سوائے جنگ کے اور کچھ نہیں چاہتے۔ عالیجاہ نے مجبور ہو کر تمام جاگیرداروں کو جمع کیا ہے اور صوبجاتی افواج کو طہران میں طلب فرمایا ہے تاکہ قفقاز کی طرف کوچ کریں، کل عالموں نے شہر میں جہاد کا فتویٰ دے دیا اور ایک جم غفیر کوچ کی تیاریاں کر رہا ہے، وزیر سلطنت بھی مع اپنی افواج کے کل کوچ فرما دیں گے، روسی فوج جس کی بابت بیان کیا جاتا ہے کہ ایک لاکھ سپاہیوں سے زیادہ پر مشتمل ہے ماسکو سے کوچ کر چکی ہے اور اُن کا ایک دستہ گرجستان پہونچ چکا ہے، آج وزیر سلطنت نے آذر بائیجان کے علاقہ کے تمام اُمرا کو احکام صادر کر دیئے ہیں کہ اپنی فوجیں

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

بحر کیسپین کے ساحل پر جمع کریں، تبریز کا ہر شخص تلوار بدست راسخ عزم سفر ہے، گلی کوچوں اور بازاروں میں ایک عجیب ہل چل ہے، نوجوان اپنے رفیقوں سے رخصت ہو رہے ہیں، زین ساز (فروش) اور اسلحہ ساز کی دوکان پر بے پناہ ہجوم ہے، اُمرا نے اپنے تمام گھوڑے فوج کی نذر کر دیے ہیں تاجر اور سوداگر گھوڑے، خچر، ٹٹو جو کچھ ان کے پاس ہے فوجی ذخائر روانہ کر رہے ہیں تاکہ وہ فوجی ضروریات میں استعمال ہو سکیں، میرے حلقۂ احباب سے تقریباً انیس حضرات جو کوچ کر چکے ہیں ان میں سے آٹھ یا نو سے آپ بھی واقف ہیں، محمود بیگ، محمد بیگ، احمد بیگ، حاجی ابوالقاسم کے صاحبزادے زرمان خاں، شیر علی خاں کے لڑکے یداللہ خاں محمد جعفر بیگ کے لڑکے ارسلان بیگ اور نور اللہ بیگ حاتم بیگ کے بھتیجے، رجب علی خاں اور عبدالغفور خاں قمبر علی خاں کے نواسے یہ تمام حضرات وزیر السلطنت کی ہم جلیسی میں صبح کوچ کا قصد رکھتے ہیں دوستوں کا مجھ سے بھی اصرار ہے کہ ان کے ساتھ چلوں لیکن میں ———

اللہ یار بیگ :- شاید تم جانے کا خیال نہیں رکھتے۔

اردشیر بیگ :- جی نہیں ابا جان

اللہ یار بیگ :- آخر تم کیوں نہیں جاتے، تم کو کیا چیز مانع ہے، تمہارے لئے کیا چیز حائل ہے۔

اردشیر بیگ :- مجبور ہوں اس راہ میں فرائض محسوس کرتا ہوں۔

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

اللہ یار بیگ :- کیا اس کے علاوہ بھی تمہارے کچھ فرائض ہیں۔

اردشیر بیگ :- میں آپ کو اور فلک ناز کو تنہا کیونکر چھوڑ سکتا ہوں۔

اللہ یار بیگ :- اردشیر! تمھیں شرم نہیں آتی کہ تم میرے اور اپنی لڑکی کے لئے ایران سے دغا کر رہے ہو۔ وہ ایران جس کے لئے ہمارا اور تمہارا خون بھی بہہ جائے کم ہے وہ ایران جو ایسے ہی مواقع پر ہماری اور تمہاری مدد کی اُمید رکھتا ہے تم اس سے پہلو تہی کر رہے ہو۔

اردشیر بیگ :- ابا میاں آخر آپ بھی تو ضعیف اور علیل ہیں اور آپکے لئے ایک تیمار دار کا ہونا اشد ضروری ہے، علاوہ ازیں فلک ناز جوان ہے اور کوئی سرپرست نہیں اگر خدا نہ کرے ...... بفیب دشمناں چند روز بعد آپ ...... تو فلک ناز تنہا رہ جائے گی اس غریب الوطنی میں ...... یہ جوان قبول صورت باعصمت عفت مآب بچی ...... اور پھر ایسے پُر آشوب دوران جنگ میں ایسی حالت میں بہت ممکن ہے کہ بھاگنا پڑے اور پھر ایسے نازک موقعہ پر شاید قحط پڑ جائے تو کیا کرے گی۔

اللہ یار بیگ :- اردشیر تو بھول رہا ہے کہ تو اللہ یار بیگ کا لڑکا ہے تجھے شاید یاد نہیں کہ تو اس شخص کا بیٹا ہے جس نے نادر شاہ کی ہمراہی میں ___ ہاں ہاں ___ نادر شاہ ___ نادر شاہ اعظم کے ہمراہ میدان جنگ میں تلواروں کی چھاؤں میں سانس لی ہے اے نمک حرام ___ تیری ماں کا دودھ تجھ پر حرام ہے ___ میں پندرہ سال

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

مکمل پندرہ سال تک جنگ کرمان، خراساں، اصفہان، شیراز، سیستان، کرمان شاہ، آذربائیجان، خوارزم، گرجستان، بغداد اور ہندوستان کی جنگوں میں جس میں ایک لمحہ بھی آرام نہ ملا نادر شاہ کا ہم رکاب رہا، اولے اور بارش، سردی، پریشانی اور بیماری زخموں اور تکلیفوں، شکست اور فراری غرض کسی چیز کا خوف میرے دل پر طاری نہ ہو سکا، اس طویل عرصہ میں ہمیں ایک رات کے لئے بھی نیند نصیب نہ ہوئی، سکون سے ایک منٹ بھی نہ گذرا، ہماری آنکھ ایک لمحہ کے لئے نہ جھپکی اور ہمارے جسم بستر آرام کے لیئے ترستے رہے، خون خوار شیروں کی طرح جنگل جنگل اور شہروں شہروں میں دشمن کا تعاقب کرتے رہے اور بلخ سے لیکر بغداد تک سلطنت سلیمانیہ سے لے کر محمود آباد تک بادشاہوں اور اکابر دنیا کے محلات کی دیواروں پر اپنے نام جلی الفاظ میں نسب کیے اور اپنے نام کے پرچم لہرائے ہیں اور اب ہماری حالت یہاں تک گر گئی کہ ہماری اولادیں اپنے باپ اور بیٹی کی محافظت کے بہانہ سے ایسی حالت میں جب سلطنت کو ان کی خدمات کی ضرورت ہے، چاہتے ہیں کہ عورتوں کی طرح گھر میں بیٹھ رہیں اور نقاب اوڑھ کر دُور سے تماشہ دیکھیں کہ اُن کے دوسرے بھائی اپنا خون کس طرح بہا رہے ہیں، کیا تو چاہتا ہے — خدا نہ کرے — میرے منہ میں خاک — کہ ہمارے ملک کی مقدس زمین دشمنوں کے گھوڑوں کی ٹاپوں کے نیچے

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

روندی جائے اور تو زندہ رہے، تیرا باپ زندہ رہے، تیری بیٹی زندہ رہے ؟ —— آردشیر —— اگر تو قتل ہو جائے اور میں بھی غم سے مر جاؤں تو تیری بیٹی، تیری عزیز عفت مآب بچی کو کسی روسی افسر کی کنیز بننا پڑے گا مگر وہ اس سے ہزار درجہ بہتر ہے کہ ہم اسی گھر میں بیٹھے رہیں اور کل پرسوں ان سفید کھال اور نیلی آنکھ والے روسیوں کو خوش آمدید کہہ کر ان کے آستانِ ناز پر جبیں سائی کریں —— شرم کر —— زیادہ مت بک —— نادر شاہ —— آہ کہاں ہے نادر شاہ کہ تیرا سر کچل ڈالے —— اگر آج وہ نہیں ہے —— نہ سہی لیکن میں جو کہ اس کے خاکِ پا کے بھی برابر نہیں ہوں، اس کا ادنیٰ ترین غلام، الحمد للہ ابھی زندہ ہوں اور تیرے ناپاک خون کو اس مقدس سرزمین پر قربان کرنے کی اب بھی میرے بازوؤں میں طاقت ہے۔

فلک ناز:۔ (اپنے آپ کو دادا کے قدموں پر گرا کر گردن اٹھا کر اور ہاتھ پکڑ کر کہتی ہے) دادا! آپ تو کبھی اتنے سنگ دل نہ تھے آپکے لبوں پر ہمیشہ محبت آمیز الفاظ اور تبسم کو رقصاں دیکھا آخر آپ کو اب کیا ہو گیا ہے کہ یکبارگی اس مہربانی اور نوازشوں سے دست کش ہو گئے دادا جان اپنے بڑھاپے اور میری جوانی پر رحم کھائیے اگر آپ کو میری جوانی پر رحم نہیں آتا نہ سہی مگر اپنے بڑھاپے کا ہی خیال کیجئے۔

اللہ یار بیگ:۔ لڑکی تو خاموش رہ! یہ اہم مسائل ایسے نہیں ہیں کہ تو انمیں رائے زنی کر سکے تو ابھی نوجوان ہے تو ابھی مہرِ مادری سے نا آشنا ہے

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

ورنہ تو جانتی کہ تیرے بچوں پر وطن کے کیا فرائض ہیں اور وہ کس طرح عائد ہونے ہیں ـــــــ میں ہی وہ مہربان اور رحم دل بڈھا ہوں لیکن وقت کی نزاکت اور ملک کی ناگفتہ حالت نے مجھے سنگ دل اور غصہ ور بنا دیا ہے۔ میری بچی! مصالحت کے فرائض جو کچھ تجھ پر عائد ہوتے ہیں تو ان پر عمل کر سکتی ہے لیکن میرے راستہ سے ہٹ جا تاکہ میں بھی اپنا فرض انجام دوں، میرا ساتھ چھوڑ دے تاکہ میں تیرے سرپھرے باپ کو اس کے کینہ خیالات سے باز رکھوں، تو جانتی ہے کہ ہمارے خاندان کی عظمت کا انحصار صرف ایسے ہی کاموں پر رہا ہے ہم نے اپنی جوانی کے پندرہ سال سخت ترین صعوبتوں اور دشوار یوں میں گذارے ہیں، ایک ایسے قہار بادشاہ کی ہمراہی میں جنگ کی ہے جس کے خوف سے دریائے جیہوں سے لے کر دریائے سندھ تک لوگ تھراتے تھے تو جانتی ہے کہ میں نے یہ تمام اعزاز اور جاہ و مرتبہ صرف اپنی قوت بازو سے حاصل کیا ہے اور اپنی عظمت دشمنوں کے خون میں نہا کر حاصل کی ہے اور آج پھر موقعہ ہے کہ میرا اکلوتا لڑکا اور میری آخری یادگار جو اس دنیا میں باقی رہ سکتی ہے پھر اس اعزاز کو حاصل کرے، میں کسی قیمت پر بھی یہ موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دوں گا۔ مجھے چھوڑ دے تاکہ میں تیرے باپ سے گفتگو مکمل کر لوں (آردشیر کی طرف مخاطب ہو کر) آردشیر، ذرا غور کر۔ تیرا بڈھا باپ جس نے زندگی کی ۱۲۰ منازل طے کی ہیں اور جو قبر میں پیر لٹکائے ہے اس نے اپنے لئے وہ جیسہ میں

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

حاصل کی ہیں، ۱۲۰ سال کی محنت شاقہ کے بعد وہ صرف دو چیزیں پس انداز کر سکا ہے اور اے بے رحم ——— تو چاہتا ہے کہ میں اپنی ۱۲۰ سالہ کوششوں پہ پانی پھیر دوں وہ چیزیں جن کو میں نے پندرہ سال کے دوران جنگ میں ہر روز موت کا مقابلہ کر کے حاصل کیا ہے انہیں سے ایک شرافت ہے، جنگ اور وہ بھی نادر شاہی پرچم کے نیچے، ہاں ہاں نادر شاہ افشار ——— تو نے صرف نادر شاہ کا نام سنا ہے لیکن تیرے گمان میں بھی نہیں آسکتا ہے کہ یہ ہتھیار بند بہادر کون تھا اور کیسا تھا ——— برخوردار! نادر شاہ کھیل نہ تھا ——— نادر شاہ ایسی ہستی تھی کہ اس کا ثانی اب پیدا ہی نہ ہوگا نادر شاہ وہ شخص تھا جس کو یاد کر کے ۱۲۰ سالہ بڈھا اب بھی جی رہا ہے میں نے اپنی یہ عزت ایسے جلیل بزرگ کی حکومت میں حاصل کی ہے اور تو جو کہ اس عزت سے ہزار گنا عزیز ہے تو تجھ کو بھی میں اس کے نام پر قربان کر سکتا ہوں، میری وہ دوسری پونجی تو ہے، تو ہی میری ۱۲۰ سالہ زندگی کا پھل ہے اور تو ہی ہے جس کو میں نے اسی دن کے لئے اپنی جوانی کے زمانہ میں پس انداز کیا تھا، آج جبکہ میں اس عزت اور مرتبہ کی خود حفاظت نہیں کر سکتا اس کا متوقع ہوں کہ تو اس کی حفاظت کرے

اے بے رحم سنگ دل تو میری ۱۲۰ سالہ محنتوں کو تباہ کر ڈالنا چاہتا ہے میں ہرگز یہ ہاتھ سے نہ جانے دوں گا ——— تیرا خون یا تو میرے ہاتھ سے بہے گا یا پھر تو طلات کے اشخاص کے ہاتھ سے قتل ہوگا اسکے

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

علاوہ اور کوئی راستہ نہیں یہ زندگی جو تجھے اس قدر محبوب ہے تیری چیز نہیں، یہ میری ملکیت ہے، کیوں کہ اس کو میں نے پروان چڑھایا ہے اور اس پر صرف تنہا میرا حق ہے تیری یہ زندگی میرے ہاتھوں یا دشمنوں کے ہاتھوں ختم ہوگی اور اس کا انتخاب گو وہ بھی میری خوشی پر ہے ــــ لیکن میں تجھے اجازت دیتا ہوں ــــ ان دو راستوں میں سے جس کو چاہے منتخب کرے۔

آردشیر:۔ آبا جان! میں یہ بہتر سمجھتا ہوں کہ یہ نعمت بھی مجھے آپ ہی عطا کریں۔

اللہ یار بیگ:۔ آردشیر! میں تجھ سے ایک بار اور بحث کرنا چاہتا ہوں یہ شاید آخری الفاظ ہوں گے جو تو اپنی عمر میں اپنے بڈھے باپ ــــ ہاں بڈھے پھوس مگر غیرت دار باپ سے سُنے گا، سُن ــــ میں اپنے لئے اس سے زیادہ باعث شرم کچھ اور نہیں تصور کرتا کہ اس اہم موقع پر ــــ ایسے نازک وقت میں جبکہ حکومت خطرہ میں ہے ــــ اور ہزاروں افراد جو شان و مرتبہ میں مجھ سے اور تجھ سے کہیں کم ہیں ملک کی محافظت اور آزادی کی بقا کے لئے کمربستہ ہیں ــــ اہالی تبریز نہیں ــــ باشندگان ایران ہی نہیں بلکہ وہ تمام لوگ جو دریائے جیہوں سے لے کر ساحل فرات تک آباد ہیں بے صبری سے میرا اور تیرا انتظار کر رہے ہیں وہ یہ دیکھنے کے متمنی ہیں کہ نادر شاہ کا شاگرد ــــ اور اس شخص کا بیٹا جو زندگی نادر شاہ کی فوج

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

میں مستقل پندرہ سال دن رات بسر ہوئی ہو، مادر وطن کے لئے اس موقعہ پر کیا کرنا ہے ــــــ یہ ہی سب لوگ کل کہیں گے کہ تبریز سے اُنتیس نوجوان وطن کی محافظت کے لئے فوج میں بھرتی ہوتے مگر ان میں کوئی بھی ایسا نہ تھا جو نادر شاہ کے سرفروش جنگجوؤں کی نسل سے ہو ــــــ سب لوگ کہیں گے کہ سب گئے مگر نادر شاہی افواج کے وارد نہ اللہ یار بیگ کا بیٹا نہ گیا اور اپنے بڈھے باپ اور جوان بہنی کی آڑ میں بیٹھ رہا یہ میرے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے ــــــ تیرا یہ فعل نادر شاہ کو اس کی قبر میں لرزا دے گا، اور کل روز قیامت میں، میں جس نے نادر شاہ کی ہمراہی میں پندرہ سال جنگ کی ہے اس کو شرم کے باعث اپنا منہ نہ دکھا سکوں گا ــــــ اب بول ان تمام باتوں کے باوجود بھی تو جانے کا قصد رکھتا ہے یا نہیں

اردشیر:۔ کیا عرض کروں۔

اللہ یار بیگ:۔ نہیں جائے گا ــــــ کیا تو نہیں جائے گا ــــــ (اپنا ہاتھ اردشیر کی جانب بڑھاتا ہے مگر پھر کھینچ لیتا ہے) ــــــ نہیں بے رحم میں تو نہیں اور تجھ سا بے شرم نہیں پیدا ہوا ہوں ــــــ میرے ہونہار فرزند تو عورتوں کا لباس پہن کر گھر میں بیٹھ، اور تیرا فرض میں ادا کرتا ہوں ــــــ میں ابھی نہیں مرا ہوں ــــــ ابھی میری رگوں میں خون دوڑتا ہے (غصہ سے کھڑا ہو جاتا ہے دو تین قدم تیزی سے دروازہ کی طرف اٹھاتا ہے لیکن چوتھے قدم پر اس کا پیر سست

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

پڑ جاتا ہے، کچھ دیر تک لرزتا ہے اور ذرا دیر کی لرزش کے بعد یکبارگی زمین پر اس شخص کے مانند گر پڑتا ہے جس کو سکتہ ہو گیا ہو اُس کے ہاتھ اور پیر بے حس اور مفلوج ہو جاتے ہیں، اس دوران میں سب خاموش تھے لیکن جیسے ہی کہ اللہ یار بیگ گرتا ہے اردشیر اور فلک ناز اس کے زانو کے قریب گر پڑتے ہیں۔

فلک ناز :- دادا جان —— یہ آپ کو کیا ہو گیا ہے

اردشیر بیگ :- ابا جان مجھ سے غلطی ہوئی —— مجھے معاف کر دیجئے اس قدر غصہ نہ کیجئے —— بہت اچھا —— بہت اچھا، جیسا آپ حکم دیں، مجھے قبول ہے، آپ کا جو فرمان ہے میں اُسے بجا لاتا ہوں۔

فلک ناز :- (اللہ یار بیگ کے ہاتھ اور پیر کے قریب) دادا جان —— میرے دادا —— اپنے اوپر رحم کیجئے —— اسقدر غصہ نہ ہوئیے۔ —— (بلند آواز میں رونے لگتی ہے۔)

(پردہ)

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

ایکٹ اوّل

پردہ دُوم

(اُسی کمرہ میں اللہ یار بیگ تو شک پر داہنی طرف لیٹا ہے، بنات کی کلاہ شبینہ پہنے ہے اس کے اوپر لحاف پڑا ہے، بستر کے پہلو میں تپائی پر چند شیشیاں اور دوا کے برتن رکھے ہیں ـــــ جس وقت کہ پردہ اُٹھتا ہے اللہ یار بیگ خوابِ غفلت کے مزے لے رہا ہے اور داہنی طرف سے فلک ناز چادر نمازی (سیاہ رنگ کی) اوڑھے ہوئے، ماتھا ڈھکا چہرہ کا کچھ حصہ نمایاں، تسبیح ہاتھ میں لیے آتی ہے اور پلنگ کے پاس کھڑی ہو جاتی ہے)

فلک ناز :۔ (زیر لب آواز میں) حکیم صاحب کیا خیال ہو

میرزا مسیح :۔ (آہستہ سے قدم اُٹھاتے ہوئے) سو رہے ہیں، تکلیف نہ دو، آرام کرنے دو ـــــ اگر میں ذرا دیر انتظار کر لوں گا تو کوئی ہرج نہیں ہے جس وقت بیدار ہوں گے اسی وقت حالت دیکھ لوں گا

(دونوں کمرہ کے وسط میں آکر کھڑے ہوتے ہیں اس طرح سے کہ فلک ناز ہاتھ میں تسبیح لیے دور کھڑی ہے آہستہ سے گفتگو ہو رہی ہے)

میرزا مسیح :۔ کتنے عرصہ سے یہ مرض لاحق ہے۔

فلک ناز :۔ والد صاحب کے کوچ کے چار روز بعد سے

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

ایک ماہ ——— اور ۲۲ دن ہو چکے ہیں۔

میرزا مسیح :- شروع ہی سے اتنی تیزی کے ساتھ ہے یا رفتہ رفتہ ترقی ہوئی ہے

فلک ناز :- اول دو تین روز کچھ ہلکا تھا لیکن ڈیڑھ ماہ سے صاحب فراش ہیں

میرزا مسیح :- یہ مرض کس طرح رونما ہوا۔

فلک ناز :- مجھے ٹھیک یاد نہیں کہ کیا ہوا البتہ اتنا یاد ہے کہ جس دن والد صاحب روانہ ہوئے، مزاج میں کچھ ترشی آ گئی تھی اور غصہ کیا تھا، دو تین روز بعد تک اسی طرح متفکر رہے، پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھتے تھے، بعدہٗ آنسو ان کی آنکھوں سے بے اختیار بہنے لگتے اس کے بعد کچھ دیر تک خاموش رہتے اور اسی طرح ساکت رہتے، چار یا پانچ روز بعد ہاتھ اور پیر مفلوج ہو گئے، ٹھیک سے پیروں کے بل کھڑے نہ ہو سکتے یا زمین پر کی کوئی چیز اٹھا نہ سکتے، ہاتھ اور پیر اسی طرح کانپتے رہتے، ایک روز میری نادانستگی میں کھٹائی کھالی اور بلغم پیدا ہو گیا ایک مرتبہ نہ جانے کیا ہوا کہ جس طرح کھڑے تھے اسی طرح گر پڑے اور اس وقت سے آج تک اُن کے جسم کا داہنہ حصہ مفلوج ہے داہنے ہاتھ اور پیر بالکل بے حرکت ہیں، ایک آنکھ اسی طرح سے بند ہے اور زبان بھی موٹی ہو گئی ہے یعنی اکثر زبان اینٹھ جاتی ہے اور زیادہ تر نیند میں فضول بکا کرتے ہیں۔

اس دوران میں بستر پر سے اللہ یار بیگ کی آواز آتی ہے، جان من

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

اور تیر ــــ کیا پیارا ہاتھ دکھایا ہے ــــ تیرے ان بازوؤں کے نثار ــ مار! ــــ مار۔ (کچھ وقفہ کے لئے خاموشی) ــــ

(اس دوران میں حکیم اور فلک ناز متعجب ہو کر بستر کی طرف دیکھتے ہیں)

افسوس! ــــ میں نہیں ہوں کہ تیری اس بہادری کی داد دوں۔ تیرے ہاتھ چوم لوں ــــ مار ــــ میرے عزیز (بیچے) رحم نہ کر۔ یہ حرامزادے رحم کے قابل نہیں ــــ مار ــــ تیرے بازوؤں کے قربان ــــ مار، تاکہ کل تجھے نادر شاہ خلعت عطا کرے ــــ میں بھی تجھے اپنی واحد شال دیتا ہوں (کچھ دیر خموشی)

مرزا مسیح:۔ کیا بیدار ہو گئے۔

فلک ناز:۔ نہیں ــــ بڑبڑا رہے ہیں، زیادہ تر یہی ہوتا ہے۔

مرزا مسیح:۔ جب بڑبڑاتے ہیں تو زیادہ تر کیا کہتے ہیں؟

فلک ناز:۔ یہی جو آپ نے سنا، ہمیشہ "بزن" "دبہ کش" ــــ (مار مار) "بازوؤں کے نثار، قربان" "دست تو" کے نعرے لگایا کرتے ہیں

میرزا مسیح:۔ جس روز تمھارے والد سے ناراض ہوئے اس کے بعد سے اس دوران میں کبیدہ خاطر ہونے کے کوئی اور بات واقع ہوئی یا نہیں

فلک ناز:۔ نہیں ــــ اسی روز سے مسلسل تکان کا اظہار کرتے ہیں اور تمام لوگوں کے ساتھ بدسلوکی سے پیش آتے ہیں، جیسا کہ ابھی آپ نے دیکھا، روسیوں کو برابر گالی دیا کرتے ہیں ــــ اپنی ان مٹھیوں کا گھونسہ بنا کر کہا کرتے ہیں "اے حرامزادے"۔ یہ تو نے ــــ" اور

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust
یہ میرے لئے ہے ـــــ آہ نہیں ہوں ـــــ افسوس ہیں نہیں ہوں کہ
تمھارے باپوں کو قبروں سے نکال لاؤں"

ایک روز خلاف معمول زیادتی پر تھے ـــــ ٹھیک یاد آیا ـــــ
اب سے چار روز قبل حسن علی بیگ مزاج پرسی کے لئے تشریف لائے
تھے ـــــ نہ جانے کیا ہوا دادا جان کی طبیعت زیادہ خراب ہوگئی۔
ہر چند میں نے حسن علی بیگ سے پوچھا ظاہر نہ کیا ـــــ کہا کہ میں نے
کچھ نہیں کیا، صرف یہ کہا کہ جنگ بنتنجو اس میں روسی فتحیاب ہوئے
میرزا مسیح :۔ (ذرا غور کرتا ہے اور اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتا ہے، ذرا دیر
بعد) خانم، یہ ایسا اہم مسئلہ ہے جس پر ایک غائر نظر ڈالنا بہت ضروری
ہے، تمھارے دادا کا مرض ذرا خطرناک ہے لیکن اس قدر نہیں کہ یہ
خیال کر لیا جائے کہ نصیب دشمناں کوئی بُرا انجام لازم ہے، نہیں اگر
مستقل طور پر کافی توجہ سے کام لیا جائے تو کوئی خطرہ نہیں ہے ـــــ
لیکن تیمارداری کی ذرا زیادہ ضرورت ہے، مریض پر ذرا فالج کا اثر
ہے ـــــ جیسا کہ میں نے ابھی کہا مرض زیادہ خطرناک نہیں ہے
مستقل نگہداری کی ضرورت ہے ـــــ اور تمھیں اس بات کا ہمیشہ
خیال رکھنا چاہیئے کہ ایسے اسباب نہ جمع ہونے پائیں جو ترشیٔ مزاج
کا باعث ہوں ـــــ کوئی ایسی بات نہ ہو جو اُن کی ناراضگی کا سبب ہو
اور سب سے بہتر یہ ہے کہ کوئی بُری خبر اُن تک نہ پہنچنے پائے ـــــ
رہ گیا بُری خبر کا مطلب، وہ تو تم خود ہی واقف ہو کہ بری خبر سے کیا
Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

مقصود ہے ـــــ مطلب یہ ہے کہ اگر خدا نہ کرے کسی دن روسی اس جنگ میں فتحیاب ہو جائیں اور وزیر سلطنت کے افواج کی شکست کی خبر آوے تو کوئی ایسی راہ اختیار کرنا کہ ان کے کانوں تک نہ پہونچنے پائے بلکہ اس کے دفیعہ کی کوشش کرنا اور ہمیشہ مسرت آمیز خبریں ان کو سناتی رہنا، ایرانی افواج کی مسلسل فتوحات کا ذکر اُن سے کرتی رہنا ـــــ ایسی صورت میں میں تمھیں یقین دلاتا ہوں کہ کوئی خطرہ نہیں ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ ماشاء اللہ تمھارے دادا کی کاٹھی بہت مضبوط ہے اور ممکن ہے کہ کچھ زیادہ عرصہ تک زندہ رہ سکیں ـــــ لیکن شرط یہ ہے کہ کوئی بھی خبر اُن تک نہ پہونچنے پائے ورنہ حالت خطرناک صورت اختیار کرے گی اور بہت ممکن ہے کہ بدن کا بقیہ نصف حصہ بھی مفلوج ہو جائے یا پھر یہ بھی امکان ہے کہ خدا نہ کرے کوئی اور بدتر صورت اختیار کرے

فلک ناز:۔ بہت بہتر ـــــ لیکن جناب حکیم صاحب یہ بات جو آپ نے فرمائی ذرا مشکل ہے اس وجہ سے کہ ہماری شکستوں کی پیہم خبریں آرہی ہیں اور سارا شہر اس سے واقف ہے ، یہ کیسے ممکن ہے کہ اُن سے پوشیدہ رہ سکے۔

میرزا مسیح:۔ خانم! تم سچ کہتی ہو، لیکن میں نے عرض کیا کہ اس مرض میں نگہداری کی زیادہ ضرورت ہے اور جس طرح بھی ممکن ہو اس باب میں کوشش کرو

اس دوران میں اللہ یار بیگ بستر پر حرکت کرتے ہوئے جاگ

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

جاتا ہے۔

اللہ یار بیگ:۔ (ہکلاتے ہوئے) فلک ناز

فلک ناز:۔ دادا جان۔

اللہ یار بیگ:۔ تھوڑا پانی ——— مجھے پینے کے لیے دے۔

فلک ناز مٹی کے برف دان میں پانی لاتی ہے اور اس ضمن میں میرزا مسیح مریض کے سر کے قریب جھکا ہے۔

فلک ناز:۔ (پانی دیتے ہوئے) دادا جان! حکیم صاحب تشریف لائے ہیں اور کافی دیر سے آپ کی بیداری کے منتظر ہیں۔

میرزا مسیح:۔ (بستر کے پاس اسٹول یا کرسی پر بیٹھتے ہوئے) ...... بہت خوب ——— ماشاء اللہ آپ کی حالت بالمقابل پہلے کے اچھی ہے

اللہ یار بیگ:۔ الحمد للہ، لیکن ذرا دل بیٹھ رہا ہے ——— مسلسل خوفناک اور پریشان کن خواب دیکھ رہا ہوں۔

میرزا مسیح:۔ کوئی بات نہیں ہے انشاء اللہ بہت جلد رفع ہو جائے گی۔ آپ کو آرام کی سخت ضرورت ہے آپ کے لئے حرکت بہت مضر ہے، فکر نہ کیجیے اور کوئی کام ایسا نہ کیجئے جو برہمی مزاج کا باعث ہو ذرا اپنا ہاتھ لائیے

(اللہ یار کی نبض دیکھتا ہے اور پھر ذرا تامل کے بعد)

آپ کی نبض بالکل درست ہے ——— بالکل حسب معمول چل رہی ہے۔ ذرا زبان دکھلائیے

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

(اللہ یار بیگ اپنی زبان باہر نکال کر دکھلاتا ہے)

آپ کی زبان بھی بالکل صاف ہے (اس کے بعد میرزا مسیح قلم دان (فاؤنٹن پن) اور کاغذ جیب سے نکال کر نسخہ لکھنے میں مشغول ہو جاتا ہے)

(میرزا مسیح نسخہ لکھنے کے بعد فلک ناز کی طرف مخاطب ہو کر کہتا ہے)

خانم - یہ دوا منگوا لینا ــــــ ان جڑوں کو دو پیالہ پانی میں جوش کر لینا اور جب ٹھنڈا ہو جائے تو اس سفوف کو اس میں ڈال دینا اور صبح سے شام تک تھوڑا تھوڑا کر کے پینے کے لیے دینا جب وقت ختم ہو جائے تو اسی نسخہ کو پھر بندھوا لینا اور تین روز تک اسی طرح جاری رکھنا۔ تین روز بعد میں خود آ جاؤں گا کسی کو بھیجنے کی ضرورت نہیں، غذا کے طور پر دودھ انڈا اور گوشت کے علاوہ کچھ اور نہ کھا دیں، سب سے ضروری بات یہ ہے کہ بد پرہیزی نہ کریں اور کوئی بات ایسی نہ ہو کہ مزاج میں ترشی پیدا ہو جائے۔

(میرزا مسیح اٹھ کر کھڑا ہو جاتا ہے اور جب جانے لگتا ہے تو کہتا ہے)

مجھے امید ہے کہ بہت جلد صحتیاب ہو جائیں گے ــــــ اب گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

پردہ سوم

(اسی کمرہ میں اللہ یار بیگ اُسی طرح بستر پر سو رہا ہے، فلک ناز کمرہ کے وسط میں کھڑی اپنے آپ کہہ رہی ہے)

فلک ناز:۔ خدایا عجیب تلخ زندگی ہے ـــــ پانچ ماہ سے یہ بیچارہ بڈھا صاحب فراش ہے، اس طویل عرصہ میں مجھے ایک لمحہ کے لئے آرام نصیب نہ ہوا ـــــ میری نیند اور آرام جائے چولھے میں اندیشہ یہ ہے کہ کہیں دادا جان صحت یاب نہ ہوں اور یہ سب کوششیں رائیگاں جائیں ـــــ اس سے بھی بدتر یہ ہے کہ انکی بیماری ایک ایسی بیماری ہے جو ایک عجیب وہ اچاہتی ہے! ہر روز میرزا مسیح اس بات کی تاکید کرتے ہیں کہ بُری خبر اُن کے کانوں تک نہ پہنچنے پائے اور کوئی کام ایسا نہ کروں جو ان کی کبیدگی خاطر کا باعث ہو، لیکن شاید اُنھیں یہ نہیں معلوم کہ یہ کام کس قدر مشکل ہے کوئی کام اس سے مشکل نہیں ہو سکتا، ـــــ پرسوں صبح سے روسیوں نے شہر کا محاصرہ کر لیا ہے اور یقیناً وہ دوسرے ہی لمحہ شہر میں داخل ہونے والے ہیں،

حکیم صاحب نے مجھے بڑی مصیبت میں ڈال دیا، مسلسل پانچ مہینوں سے جھوٹ بولنے اور باتیں گڑھنے کی فکر میں لگی رہتی ہوں کوئی دن ایسا نہیں ہوتا جس دن کہ کسی جنگ کی اور کسی فتح کی خبر نہ

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

گڑھی ہو، ہر وقت یہ ہی فکر غالب رہتی ہے کہ کیا جھوٹ بولوں جبکہ دادا جان یقین کرلیں اب جھوٹوں کا سلسلہ خطرناک حد تک پہونچ چکا ہے، تین چار روز سے روسی شہر کے نزدیک پہونچ چکے ہیں لیکن میں نے ان کے لئے حالات کی اس طرح پردہ پوشی کی ہے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری افواج نے ماسکو فتح کرلیا ہے جنگ بھی ختم ہوچکی اور اب فتح وظفر کے نقارے بجاتے واپس آنے والے ہیں ــــ آج سہ پہر کو حسن علی خاں اور جعفر علی بیگ عیادت کے لئے آئے تھے وہ کہہ رہے ہیں کہ روسی داخل ہی ہونے والے ہیں لیکن یہ بے چارے میری دروغ گوئیوں کے ایسے شکار ہو چکے ہیں کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وزیر سلطنت ظفرمند ایرانی فوج کے ساتھ میدان جنگ سے لوٹ رہے ہیں، یہ وہی لوگ ہیں جو آرہے ہیں ــــ (رونے لگتی ہے)

بدقسمت تو نہیں جانتی کہ کیا بلائے ناگہانی تیرے سر پہ آپڑی ہے، نہیں جانتی کہ ابھی کتنی آفتیں تجھ پر اور نازل ہونگی ــــ بیچارے ــــ دادا! آخر یہ مرض ان کی جان لے کر چھوڑے گا ــــ ظاہر ہے کہ ابا جان کبھی نہ آسکیں گے کہ آخری وقت پر ان کو دیکھ تو سکتے (پھر رونے لگتی ہے) ــــ میں بدقسمت بلاوجہ اس خرابہ اور فلاکت زدہ شہر میں ــــ تنہا اور مجبور ــــ اس وقت جبکہ ہر شخص جان بچانے اور بھاگ جانے کی فکر میں ہے اور کسی کو بھی

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

دوستی اور ہمدردی کا پاس نہیں ہے۔ خدایا میں اس مصیبت میں کیا کروں (رونے لگتی ہے) ——— اگر ان کی زندگی کا پیمانہ کسی اور طرح چھلک جاتا تو کوئی رنج نہ تھا ——— اس وجہ سے کہ ماشاء اللہ ان کی عمر تمام ہو چکی ہے لیکن آہ! ——— آہ ——— خدا کی پناہ اس تکلیف سے جو کچھ دیر بعد اُن کی موت کا باعث ہو جائے گی ——— لیکن آخرکار وہ حقیقتِ حال سے آگاہ ہو جائیں گے ——— میں بہت مکار بنی ہوں ——— چاہوں تو کچھ روز اور حقیقت پر پردے پڑے رہیں۔ (رونے لگتی ہے) لیکن جب روسی داخل ہو جائیں گے اور شہر پر اپنا قبضہ کریں گے تب میں کیا منھ دکھانے کے قابل رہ جاؤں گی ——— میرزا مسیح برابر کہتے ہیں کہ اگر بری خبر اُن تک پہونچی تو خطرناک ہے ——— اس سے بُری خبر اور کیا ہو سکتی ہے ——— خدایا اپنا رحم کر ———

(کچھ دیر روتی ہے، کچھ دیر خموشی کے بعد اپنا سر بلند کر کے ہر چہار طرف دیکھتی ہے) صبح ہو گئی ——— آہ شب بیداری کی وجہ سے میرا سر درد سے پھٹا جا رہا ہے ——— آہ میرے خدا میں کیا کروں ——— اوّلاً کمرہ سے باہر جانے کو میرا دل نہیں چاہتا، اندیشہ ہے کہ کوئی مصیبت اُن پر آ پڑے دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر آرام کرتی ہوں تو کہیں ایسا نہ ہو کہ اُن کی خدمت کا موقعہ نہ ملے اور ان کا کام تمام ہو جائے ——— تو پھر لوگ جتنا بُرا بھلا کہیں کم ہے ——— لیکن اب میں کیا کروں؟ (بستر کی طرف دیکھ کر) خدا پر بھروسہ کر کے جب تک

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

یہ محوِ خواب ہیں میں بھی جا کر کچھ آرام کر لوں، جلد ہی جاگ اُٹھوں گی اور ان کی نگاہ داری کروں گی، خدا بہت قدرت والا ہے، مجھے اس کی رحمت سے اُمید ہے کہ یہ اتنی جلدی نیند سے بیدار نہ ہوں گے اور جب تک میں نہ بیدار ہوں گی یہ بھی نہ اُٹھیں گے (دھیرے دھیرے کمرہ کے باہر آ جاتی ہے اس کے باہر جانے کے بعد کچھ دیر تک خاموشی رہتی ہے اس کے بعد دھیرے دھیرے اللہ یار بیگ بستر پر حرکت کرتا ہے، شروع کی حرکات بہت سست اور آہستہ ہیں رفتہ رفتہ تیز ہوتی جاتی ہے، داہنے ہاتھ کا سہارا لے کر بہت آہستہ سے اپنے جسم کے آدھے نصف حصہ پر زور دے کر بہت دقت سے بستر پر بیٹھ جاتا ہے ـــــ اپنی آنکھوں کو ملتا ہے اور شروع میں ہکلاتے ہوئے بات شروع کرتا ہے لیکن دوران گفتگو میں رفتہ رفتہ زبان سدھرنے لگتی ہے اور روانی پیدا ہوتی ہے)

خ ـــــ خ ـــــ خد ـــــ خدایا! ـــــ ع ـــــ ع

عجیب بھیانک خواب تھا ـــــ آہ ـــــ یہ میں نے کیا دیکھا؟ خدایا رحم کر ـــــ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ روسی اس سرزمین پر اپنا قدم رکھیں ـــــ آہ یہ مقدس زمین دشمنوں کے گھوڑوں کے پیروں کے نیچے روندی جائے ـــــ نہیں ـــــ نہیں یہ ناممکن ہے ـــــ یہ سمجھ میں آنے والی بات نہیں ـــــ جب تک میں زندہ ہوں اور میرے اردشیر کے جسم میں جان ہے جب تک ایرانی نسل کا ایک

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

بھی فرد باقی ہے ہرگز ایسی بات نہیں ہو سکتی ـــــ (ذرا تامل کے بعد) مجھے یقین ہے کہ حالات کبھی ناخوشگوار نہیں ہو سکتے ـــــ

سب سے بہتر دلیل یہ ہے کہ روسی افواج کے ایک لاکھ افراد ہمارا کچھ نہ کر سکے ـــــ حرامزادو ـــــ دیکھا ـــــ تم نے دیکھا کہ تم کس طرح ساری دنیا میں ذلیل ہوئے؟ تم نے دیکھا کہ ایرانی کھیل نہیں ہیں اور ایران ایسا مقام نہیں کہ ہر شخص جس وقت اس کا جی چاہے اس میں آجائے ـــــ؟ کچھ دیر سوچتا ہے پھر ہنسکر ـــــ

ہاں! ایرانی نسل کبھی مٹ نہیں سکتی ـــــ دیکھو ـــــ میں اس بڑھاپے اور اس طویل ماندگی کے باوجود حرکت کر سکتا ہوں اب بھی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ تنہا ان کے سَو آدمیوں کو موت کے گھاٹ اُتار سکتا ہوں ـــــ ہاں ـــــ انھیں بازوؤں سے ـــــ

ہاں ـــــ ہاں انہیں بازوؤں سے کہ جنھوں نے دنیا کے بڑے بڑے پہلوانوں کے منھ میں لگام چڑھا دی، یہ وہی بازو ہیں جن کی نادر شاہ نے داد دی، ہائے بے چارہ ـــــ چکھو مزہ اپنی فرعونیت کا ـــــ دیکھا ایرانیوں سے جنگ کرنے کا کیا انجام ہوتا ہے (کچھ دیر سوچتا ہے اور اپنا ہاتھ سر اور منھ پر پھیرتا ہے) اس بیوقوف میرزا مسیح کو دیکھو کہ اس کو میری حالت پر رحم آتا ہے ـــــ اس کا خیال ہے کہ میرا خون اس قدر جلد سرد ہو جائے گا ـــــ وہ سمجھتا ہے کہ سخت جان ایرانی اتنی آسانی سے مر سکتا ہے ـــــ کہتا تھا کہ مجھے کوئی

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

بُری خبر سنائیں، شاید یہ نہیں جانتا کہ جب بھی ایرانی کسی سلطنت سے جنگ کرتے ہیں تو بُری خبر ہمیشہ نصیبِ دشمناں ہوتی ہے ——
(غصہ آ جاتا ہے) کیا کہا —— کیا کہا اس بے وقوف حکیم نے —— کیا کہتا ہے —— کہتا ہے کہ میں اب بوڑھا اور مجہول ہو چکا ہوں وہ سمجھتا ہے کہ میرے بازو اب معطل ہو چکے ہیں۔ (ایک مرتبہ بہت آہستہ سے اپنا ہاتھ اوپر اُٹھاتا ہے اور اس کے بعد جب ہاتھ سر کے پاس پہونچتا ہے ایک مرتبہ بہت تیزی کے ساتھ اس کو اوپر کی جانب مضبوطی سے بلند کرتا ہے اور اس دوران میں کہتا ہے یہ ہیں وہ بازو جن کو وہ مجہول سمجھتا ہے؟ —— (اس کے بعد اپنے بائیں ہاتھ سے داہنے بازو کو سہلاتا ہے —— آخر یہ کیسے ممکن ہے کہ ان بازوؤں نے جنھوں نے کہ نادر شاہی افواج میں رہ کر شمشیر زنی کی ہو اتنی آسانی سے بے کار ہو جائیں —— ہاں اگر چند دنوں کے لئے بے حرکت ہو جائیں تو یہ اس طرح ہے جیسے کوئی شیر اپنی کچھار میں آرام کر رہا ہو اور جب موقع آتا ہے تو نئے جوش کے ساتھ (اس دوران میں اپنا داہنا ہاتھ تیزی سے ہلاتا ہے) اپنی خواب گاہ سے نکل آتا ہے اور اپنے تیز پنجوں کو دشمن کے سینے میں گھونپ دیتا ہے مجھے ابھی ان بازوؤں سے کام لینا تھا —— یہ کیسے ممکن تھا کہ یہ مستقل طور پر بے کار ہو جاتے ان بازوؤں کو نادر شاہی شمشیر لے کر جس دن ایرانی فوجیں ظفر مند ہوں گی ان کو اسی تلوار سے سلامی دینا ہے ——

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

یہ گدھا حکیم کہتا ہے کہ میرے داہنے ہاتھ اور پیر ناکارہ ہو چکے ہیں۔
(پھر اسی طرح جس طرح اپنے داہنے ہاتھ کو حرکت دی تھی، اپنے پیروں کو بھی گردش دیتا ہے، شروع میں دھیرے دھیرے اسکے بعد یکبارگی اپنی جگہ پر اُٹھ کھڑا ہوتا ہے اور تن کر کھڑا ہو جاتا ہے)
آہ، آؤ اور دیکھو کہ کس طرح سے ہر ایرانی فرد کے قدم ہنگام موت تک دشمنوں کے تعاقب اور دوستوں کے استقبال کے لئے ہمیشہ تیار ہیں، میں انھیں ٹانگوں سے آج وزیر سلطنت کے روبرو اپنے عزیز بیٹے سے ملنے جاؤں گا، ان قدموں کا یہ فرض ہے کہ وہ نادر شاہ اعظم کے نمائندہ کو اس فتح وظفر کے پرمسرت موقع پر شاہی میدان تک لے جائیں ——— (کچھ دیر غور کرنے کے بعد) ٹھیک آج ہی آنے والے ہیں ———! اوہ! مجھ کو چاہیئے کہ میں اپنا لباس زیب تن کروں ——— اپنی تلوار کو اپنی کمر پر باندھوں ——— (اس دوران میں کمرہ کے دوسری طرف رکھے ہوئے صندوق کے پاس جاتا ہے نادر شاہی افواج کے مخصوص فوجی لباس کو نکال کر ایک ایک کر کے پہنتا ہے اور اس درمیان میں کہتا ہے) خداوند تعالیٰ نے یہ لباس ایسے ہی دن کے لئے بنایا تھا ——— اب نادر شاہ نہیں ہے کہ اپنی زبانِ مبارک سے ایران کے فاتح سپوت بیٹوں کی ستائش کر سکے ——— لیکن اللہ یار بیگ اس کی فوج کا داروغہ چین سے (خموش) نہیں بیٹھ سکتا، میں ضرور

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

جاؤں گا (اس کے بعد تلوار کو صندوق سے نکال کر اس کو بلند کرتا ہے) اس تلوار کو چاہیئے کہ نیام سے نکل کر اسی طرح جس طرح کہ میدان جنگ میں نادر شاہ کو سلامی دیا کرتی تھی اسی عزت سے ان ایرانی سپوتوں کو سلامی دے (تلوار کو بوسہ دینے کے بعد کہتا ہے) میری عزیز تلوار ! اے نادر شاہ اعظم کی یادگار ! سالوں سے تو صندوق کے باہر نہیں نکالی گئی —— تو سالہا سال سے خوابِ غفلت کے مزے اڑا رہی تھی لیکن اب دوسری بار اپنے اس چمکدار پھل کو روشن آفتاب کی طرح اس شہر کے باشندوں کو دکھا دے (تلوار کو نیام سے نکال کر اُسے دیکھتا ہے) ہاں میرے اس پھل کو دشمنوں کے خون سے جلا کیا گیا ہے —— اس لئے اس میں کبھی زنگ نہیں لگ سکتا ، ہرگز اس کی چمک زائل نہیں ہو سکتی —— یہ وہ تلوار ہے جس کو نادر شاہ نے دہلی کے محاصرہ کے دوران میں مجھے عطا کی تھی اور ارشاد فرمایا تھا "اللہ یار بیگ ! یہ تلوار لے اور یاد رکھ کہ جب تک جسم میں جان ہے یہ شمشیر بے کار نہ رہنے پائے —— ہاں میری عزیز تلوار اب بھی میرے جسم میں جان ہے —— یہ ہے میرا ہاتھ —— یہ وہ ہی ہاتھ ہے جس نے کہ نادر شاہ کے ہاتھ سے تجھے قبول کیا تھا (اپنا داہنا ہاتھ اٹھاتا ہے) یہ ہاتھ ابھی تک جسم پر قائم ہے اور اس کو تجھ سے اب بھی کام لینا ہے چاہتا ہوں کہ موت سے قبل (نیام سے نکال لیتا ہے) جس طرح دہلی

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust
ہیں داخل ہوتے وقت تجھے نیام سے نکال کر نادر شاہ کو سلامی دی
تھی اسی طرح آج بھی تجھے نیام سے نکال کر اس سرزمین کے
باعظمت بہادر سپوتوں کو سلامی دوں (اپنی تلوار سے سلامی دیتا ہے)
اے میری عزیز ـــ آ ـــ ایک بار اور مجھ خمیدہ قامت بڈھے کو
زینت بخش (کمر پر تلوار باندھنے کے بعد) آہ! خدا! ـــ
مغان کے جنگل میں میں نے یہی لباس پہنا تھا ـــ اور یہی تلوار
میرے ہاتھ میں تھی اور آج لوگ نادر شاہِ اعظم کے فوج کے دارو غہ
کو پھر اُسی لباس میں شہر کے میدان میں دیکھیں گے (چاروں طرف
دیکھتا ہے) فضا بالکل صاف ہے ـــ آخر دیکھوں کیا خبر ہے؟
(کھڑکی کی طرف جاکر دروازہ کو کھولتا اور بہت وقت کے ساتھ
باہر دیکھتا ہے کچھ دیر تامل کے بعد تعجب سے کہتا ہے) خدایا! یہ میں
کیا دیکھ رہا ہوں ـــ شہر کی ساری فضا پر سکوت طاری ہے۔
کیا محرم کا زور ہے ـــ عجیب بے غیرت اور بے حس آدمی ہیں
ارے حرامزادو آج خوشی کا دن ہے، آج وہ دن ہے کہ تمھارے
بھائی فاتحانہ واپس آرہے ہیں ـــ آج کا دن ایسا نہیں ہے کہ
اپنے گھروں میں عورتوں کی طرح بیٹھے رہو ـــ آج تم سب کو
چاہیئے کہ عید کا لباس پہنو، ـــ تم کو چاہیئے کہ ایران کی ظفرمند
افواج کی راہ میں تم اپنے سر فرش خاک کرو ـــ اوہ اس طرف
سے گرد اُڑتی دکھائی دیتی ہے، آہ خدا وہ آرہے ہیں ـــ!
Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust
یہ اگلے لوگ ہیں وزیر سلطنت اپنی ظفر مند فوج کے ساتھ واپس آرہے ہیں بے شک میرا فرمانبردار بچہ میرا عزیز اردشیر بھی ان کے ہمراہ آرہا ہے ــــــ اوہ وہ شہر میں داخل ہی ہونا چاہتے ہیں ــــــ آؤ ــــــ کہ میں تمہارے بازوؤں پر اپنے آپ کو نثار کردوں (اس دوران میں بہت زیادہ متعجب ہوتا ہے اور اپنی آنکھیں دونوں ہاتھوں سے ملتا ہے) آہ خدا ــــــ یہ کیا ہے ــــــ میں کیا دیکھ رہا ہوں ــــــ آہ یہ کیا دل خراش نظارہ ہے کیا یہ خواب ہے ــــــ کیا میں جاگ رہا ہوں، آہ خدا نہ کرے ایسا ہو، آہ میں کیا دیکھ رہا ہوں، سفید کھال کی ٹوپی ــــــ! ڈاکوؤں کا سرخ لباس ــــــ! آہ خدایا یہ لوگ اس مقدس سرزمین میں کیا کر رہے ہیں ــــــ؟ کیا سب ایرانی مر گئے ہیں ــــــ؟ آہ تم نے ان کو بقیہ حیات کیوں چھوڑا ــــــ کیا اس لئے کہ یہ میرے ایران کی مقدس سرزمین اپنے ناپاک پیروں سے لوٹ کریں ــــــ آہ! (پیچھے کی طرف بہت تیزی سے دیکھتا ہے ــــــ سمجھ گیا ــــــ سمجھ گیا ــــــ یہ بدطینت حرامزادے مجھے دھوکا دے رہے تھے، خدایا میں نے کیا گناہ کیا کہ آخری عمر میں مجھے اس عذاب سے دوچار ہونا پڑا ــــــ؟ (بہت تیزی کے ساتھ اپنی تلوار نکالتا ہے) ــــــ اوہ تم لوگ آگئے مگر کیا ہے؟ شاید تم نہیں جانتے کہ اللہ یار بیگ اب بھی زندہ ہے تم نے یہ قدم اٹھائے تمہاری کیا یہ

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

جا ۔۔۔ میں تمھیں زندہ نہ چھوڑوں گا ۔۔۔ خدایا ۔۔۔ کہاں ہے نادر شاہ ۔۔۔؟ (اس دوران میں بہت تیزی سے پیچھے ہٹ کر سکتہ کے عالم میں کھڑا ہو جاتا ہے اور مُردہ حالت میں زمین پر گر پڑتا ہے۔

(پردہ)

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

ڈرامہ کا تاریخی پس منظر

نادر شاہ ایشیا کے اس زبردست فاتح کہ جس کی یاد کی برکت سے ۱۲۰ سالہ بڈھا بھی زندہ رہ سکتا ہے اس کا نام نادر قلی یعنی "اچھوتا غلام" تھا، یہ قبیلہ کرکلو کے ایک معمولی فرد امام قلی کا لڑکا تھا جو خانہ بدوشی کی زندگی بسر کرتا تھا، یہ قبیلہ اپنی بے بضاعتی کے باعث بغرض تحفظ ایک دوسرے طاقتور قبیلہ "افشار" میں شامل ہوگیا تھا سنہ ۱۶۸۸ء میں بمقام محمد آباد اس کی ولادت ہوئی بائیس سال کی عمر میں وہ ڈاکوؤں کے چنگل سے رہائی حاصل کرکے ابی وارڈ (ABI VARD) کے منتظم بابا علی بیگ احمد لو افشار کی خدمت میں حاضر ہوا اور ایک چھوٹے سے مرتبہ پر فائض کر دیا گیا۔

اس دوران میں ملک محمود شاہ اصفہان مشہد پر حملہ آور ہوا اور اس کے ایک افسر نے ابی وارڈ میں وارد ہو کر بابا علی بیگ کی عدم موجودگی میں اس کے اعزا کے ساتھ بدسلوکی کا برتاؤ کیا، نادر قلی اپنے سردار کی اس بے حرمتی کا متحمل نہ ہو کر تلوار بکف ہوگیا اور اس افسر کو قتل کر دیا۔

شاہی افسر کا قتل کوئی معمولی بات نہ تھی اور عتاب شاہی لازم تھا اس لئے بابا علی بیگ کو بہت تشویش پیدا ہوئی لہٰذا نادر قلی نے بذات خود مشہد میں حاضر ہو کر اپنے جرم کا اعتراف کیا اور عفو کا طالب ہوا۔

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

ملک محمود نے اُسے صرف معاف ہی نہ کر دیا بلکہ اسے ایک خلعت سے بھی سرفراز کیا، اس کے کچھ دنوں کے بعد اس نے اپنے آقا کی لڑکی کے ساتھ رشتۂ ازدواج میں منسلک ہو کر اس کی جاگیر حاصل کر لی اور اس کے کچھ عرصہ بعد ازبکوں پر فتح حاصل کر کے شہرت عام حاصل کی مگر مطلق العنانی کے ناجائز اظہار کے باعث ملک محمود کے عتاب کا تختۂ مشق بنا اور خراسان کی نائب گورنرشپ دستیاب ہونے کے بجائے اپنی جاگیر سے بھی دست شوئی کرنا پڑی۔

قسمت کی اس کایا پلٹ کے باعث نادر قلی نے راہزنی کا پیشہ اختیار کر لیا اور اپنی مہارت سے نوجوان سپاہیوں کا ایک دستہ قائم کر کے وہ قلعات فتح کر لئے جو بعد میں قلعات نادری کے نام سے موسوم ہوئے، اب نادر شاہ نے نیشاپور پر حملہ کیا جس پر ملک محمود کا ایک گورنر حکمراں تھا اور اسے بھی فتح کر لیا۔

خواب:- اس اثنا سردار نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ اس نے چار سینگوں والی مچھلی پکڑی ہے جس سے کہ چار سلطنتوں کی فتح مراد لی گئی اس کے علاوہ اس نے یہ بھی دیکھا کہ حضرت علی نے اسے ایک خنجر سے مرصع کیا اس طرح ایران کو اس کی زبوں حالی سے بچانے کے لئے اسے پیغام عمل مل دیا، اپنی آرزوؤں کی تکمیل کی ایک جھلک اس طرح اپنے خوابوں میں دیکھ کر اس کا حوصلہ بڑھا اور وہ مشہد (MASHAD) فتح کر کے اُسے اپنے تصرف میں لے آیا اور یہ اس کی

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

آئندہ عظمت کی [illegible] تک وہ ایران کی سلطنت پر تخت نشین ہوا اور ۱۷۴۰ء تک ایشیائی ممالک کی فتوحات میں مشغول رہا ۱۷۳۹ء میں ہندوستان پر حملہ آور ہوا اور دہلی میں قتل و غارت گری کا مرتکب بنا اس کے بعد وہ اندرونی مشکلات میں پھنسا رہا اور ۱۷۴۷ء میں ذاتی عناد کی بنا پر صلاح خاں نے اسے قتل کر دیا ۱۷۴۷ء میں عنان حکومت زند (ZAND) خاندان کے حکمرانوں کے ہاتھ میں آئی جن کا اولین دور کامیاب ثابت ہوا مگر آخری دور میں یعنی کریم خاں کے بعد کسی بادشاہ کو چار سال سے زیادہ حکومت کرنا نصیب نہ ہوا اندرونی جھگڑوں کی وجہ سے ۱۷۹۴ء میں اس حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور ۱۷۹۵ء میں آغا محمود خاں قجر نے قجر (KAJAR) خاندان کی بنیاد ڈالی۔

روسیوں سے ٹکر

۱۷۸۱ء میں روسیوں کی ایک جماعت اشرف (ASHRAF) آئی اور ایک تجارتی کمپنی کھولنے کی اجازت چاہی جس نے بعد میں ایک قلعہ کی صورت اختیار کر لی آغا محمد خاں نے ان کے اس اقدام سے متنبہ ہو کر روسی افسروں کو دعوت میں مدعو کیا اور انھیں قید کر لیا مگر بعد میں جب انھوں نے اس قلعہ کو منہدم کر دینے کا وعدہ کیا تو انھیں رہا کر کے واپس اُن کے ملک بھیج دیا۔

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

۱۷۹۵ء میں آغا محمد نے جارجیا (GEORGIA) فتح کیا، آغا محمد اور اس کے بھائیوں کے درمیان عظمت و طاقت کی جنگ میں مرتضیٰ قلی خاں شکست کھا کر روس بھاگ گیا کیتھرائن ملکہ روس نے اس کی حاضری سے فائدہ اُٹھانے کی غرض سے اس کی بڑی آؤ بھگت کی اور ۱۷۹۶ء میں کیتھرائن نے ۴۰ ہزار سواروں پر مشتمل کر کے ایک فوج روانہ کی جس نے دربنٹ (DERBENT) فتح کر لیا اور روسی سردار شمالی خطۂ زمین پر متصرف ہو کر مغاں کے میدان میں موسم سرما کے لئے خیمہ زن ہو گیا، آغا محمد ابھی میدان میں اُترنے کی تیاری کر رہی رہا تھا کہ ملکہ کیتھرائن کا انتقال ہو گیا اور اس کے جانشین پال (PALL) نے اپنی ماں کی حکمت عملی پر عمل نہ کرتے ہوئے روسی افواج کو مراجعت کا حکم دے دیا۔

۱۷۹۸ء میں جارج دوازدہم (GEORGE XII) جارجیا (GEORGIA) کے تخت پر بیٹھا اس کا نظریہ دوستانہ تھا مگر فتح علیشاہ کے سخت مطالبات اور بیجا دست درازیوں سے مجبور ہو کر وہ روس کی طرف متوجہ ہوا اور ۱۸۰۰ء میں پال شہنشاہ روس کے حق میں سلطنت سے دست بردار ہو گیا اور جارجیا روس میں شامل ہو گیا اس طرح دونوں طاقتیں ایک دوسرے کے مدمقابل آگئیں۔

۱۸۱۲ء میں روس سے ایک اور جنگ ہوئی جس میں ایرانیوں کو نسبتاً فتح ہوئی اور ۱۸۱۳ء میں گلستان کے مقام پر صلح ہو گئی اُس کے

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

بعد تیرہ سال تک مسلسل خاموشی رہی مگر ۱۸۲۶ء میں روس نے گوکچا (GOKCHA) کے ضلع پر اپنا حق جتلایا اور اس طرح ایک نئی جنگ کا آغاز ہوا جس میں اوّل اوّل ایرانیوں کو کچھ فتح ہوئی مگر بعد میں یہ عجوبہ روزگار انھیں داغ مفارقت دے کر روسیوں کا دم رفاقت بھرنے لگی، روسی افواج آذربائیجان میں داخل ہو گئیں اور تبریز کا علاقہ فتح کر لیا یہ جنگ جو ایرانیوں کے لئے اس قدر تباہ کن ثابت ہوئی ترکومانچی (TURKOMANCHA) کی صلح سے ختم ہوئی اس جنگ کی کمان آذربائیجان کے گورنر جنرل اور ولی عہد سلطنت عباس مرزا کے ہاتھ میں تھی، عباس مرزا نے اپنی فوج کو یورپی طرز پر ترتیب دی اور بہت سے روسی فرانسیسی اور انگریزوں کو فوج کے نظم ونسق کے لئے ملازم رکھا، مغرب کی یہ کورانہ تقلید کارآمد ثابت ہونے کے بجائے انتہائی مہلک ثابت ہوئی، کیونکہ ابتک ایرانی افواج کا بیشتر حصہ سواروں پر مشتمل ہوتا تھا جو اپنی سبک گامی اور تیز روی کے باعث حملہ آور ہونے کے بعد خرام ناز کرنے والی پیادہ فوج کے دست نارسا کی زد سے بہت جلد باہر نکل جاتے تھے ان کی تمام فتوحات کا راز اسی پر مبنی تھا مگر یورپی راہ عمل پر گامزن ہو کر انھیں اپنی اس دیرینہ مہارت سے دست بردار ہونا پڑا اور اسی میں اُن کی شکست کا راز مضمر ہے جو اللہ یار بیگ کی موت کا باعث ہوئی۔

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

کلیات اقبال

علامہ سر اقبال مرحوم

کے

تمام اردو کلام کا مجموعہ

بیس روپیہ میں آنیوالی چار کتب کے بجائے

صرف "کلیات اقبال" منگائیے جس کی قیمت پانچ روپیہ ہے

اس میں بانگ درا، بال جبریل، ضرب کلیم
کامل اور ارمغان حجاز کا اردو حصہ یکجا
کرکے خوب صورت طریقہ پر کتابی سائز
میں علامہ سر اقبال کے فوٹو کے ساتھ شایع
کیا گیا ہے

قیمت مجلد پانچ روپیہ

نسیم بکڈپو لکھنؤ

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

کینڈیڈا

برنارڈ شا کے شہرۂ آفاق ڈرامے کا اُردو ترجمہ نورالحسن صاحب ہاشمی نے اس خوبی سے کیا ہے کہ انگریزی زبان کی خوبیاں اُردو میں بھی تمام و کمال نظر آتی ہیں

قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

اکبر کے لطیفے

ہندوستان کے منفرد شاعر حضرت اکبر الہ آبادی کے ایک سَو لطیفے مع ان اشعار کے اس کتاب میں پیش کئے گئے ہیں جن سے ان لطیفوں کا تعلق ہے جناب نادم سیتاپوری نے بڑی کاوش سے ان دل چسپ لطیفوں کو یک جا کر کے اُردو میں ایک بیش بہا کتاب کا اضافہ کر دیا ہے، یہ لطائف مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی نے اشاعت سے قبل ملاحظہ فرما کر ان کی صحت کی تصدیق کر دی ہے، ساتھ ہی جناب فرقت کاکوروی کا مقدمہ سونے پر سہاگہ کا مصداق ہے

قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

شایع کردہ

نسیم بکڈپو لکھنؤ

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

وجد وحال

لکھنؤ کے طوطی بیاں شاعر

بہزاد لکھنوی

کے تازہ غزلیات کا شاندار

مجموعہ

جس کا ہر شعر واقعی پڑھنے
والے کو وجد وحال میں
مبتلا کر دیتا ہے

قیمت مجلد دو روپیہ

شایع کردہ

نسیم بکڈپو

لکھنؤ

Channel eGangotri Urdu

CC-O. In Public Domain. Digitized by eGangotri Trust

Channel eGangotri Urdu